

قطع حیات بے جذبہ رحم کی شرعی حیثیت، ڈاکٹر محمد شیم اختر قاسمی۔ ناشر: سلیمان آکینڈی، بھار۔
ملنے کا پنا: ایجنسیشنل بک ہاؤس، ششاد مارکیٹ، علی گڑھ، بھارت۔ موبائل: ۰۹۳۲۶۷۳۲۲۳۔
صفحات: ۱۲۸۔ قیمت: درج نہیں۔

قطع حیات بے جذبہ رحم یا جذبہ رحم کے تحت قتل (euthanasia) ایک اہم موضوع ہے۔ مغرب میں تو عرصے سے اس انسان دشمن تصور پر جذبہ رحم کی اصطلاح کے زیر عنوان عمل کیا جا رہا ہے، کیونکہ مغربی فکر کی بنیاد ہی اس بات پر ہے کہ فرد اپنی جان، مال اور عزت کا مالک ہے۔ وہ اسے جس طرح اور جب چاہے استعمال میں لائے۔ چنانچہ ایک شخص اپنی مرضی سے جب چاہے اپنی موت کا سامان کر سکتا ہے اور زندگی میں اگر چاہے تو غیر اخلاقی تعلقات بھی قائم کر سکتا ہے۔
 اسلام میں فرد کو یہ اختیار حاصل نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے کی حیثیت سے اسے اس کی جان، مال اور عزت بطور امانت کے دی گئی ہے اور اس کا فرض ہے کہ ذمہ داری کے ساتھ ان کی قدر و حفاظت کرے۔ جس شریعت کا مقصد جان کا تحفظ ہو، وہ کس طرح ایک شخص کو یہ آزادی دے سکتی ہے کہ وہ جب اور جس طرح چاہے اپنی جان کو ختم کر لے۔ قرآن کریم نے صرف ایک آیت مبارکہ میں وَ لَا تُلْقُوا بِأَيْدِيهِمْ إِلَى التَّهْلِكَةِ (آل عمران: ۱۹۵:۲) ”اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو“ فرمایا کہ ان تمام ذرائع کا سد باب کر دیا ہے، جن کا تعلق انسان کی اپنی صواب دید سے ہے۔ ان ذرائع میں اپنے ہاتھوں سگریٹ پی کر، بلکی زہرخواری سے خود کو نقصان پہنچانا ہو، یا شراب اور دیگر منشیات کا استعمال، یا ہاتھ سے کسی آ لے کے ذریعے خود کو مارنا یا اپنے اختیار کو استعمال کرتے ہوئے اپنے ہاتھ سے یہ لکھ کر دینا کہ اس فرد کو اپنے مارے جانے پر کوئی اعتراض نہیں۔ یہ سب شامل ہیں۔ گویا خود کو ختم کرنے کی ہروہ ٹکل جو انسانی ارادہ و اختیار کے دائرے میں آتی ہو، اس آیت مبارکہ کی رو سے حرام اور ناجائز قرار دے دی گئی۔

گذشتہ چند برسوں سے نہ صرف بیماریوں سے متاثر افراد بلکہ فاقہ کشی اور بے روزگاری کے شکار یا خاندانی جگہوں سے تگ آ کر بعض افراد اپنے ہاتھوں اپنی زندگی ختم کرنے پر آمادہ ہونے لگے ہیں۔ خصوصاً نوجوانوں (لڑکوں، لڑکیوں) میں والدین، معاشرہ اور ابلاغ عامہ کی طرف سے صحیح تربیت نہ ملنے کے سبب یہ رجحان روزافزوں ہے۔

زیر تبصرہ کتاب کا موضوع عمومی خود کشی نہیں ہے بلکہ صرف جذبہِ رحم کے ذریعے ڈاکٹر کے تعاون سے موت کا واقع ہونا ہے جسے euthanasia کہا جاتا ہے۔ مغربی علمی جرائد میں بھی یہ مسئلہ طبی اخلاقیات کے زیر عنوان زیر بحث رہا ہے اور اس پر اچھا خاصاً اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ گو، بعض امریکی ریاستوں (یا شاید بعض یورپی ممالک) میں اس کی قانونی اجازت ہے اور ایک ڈاکٹر مریض کے کہنے پر مصنوعی آلات کو منقطع کر کے، مریض کو دنیا سے عدم میں پہنچا سکتا ہے۔

مصنف نے قرآن و حدیث اور فتاہ کی آراء کو یک جا کر کے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اسلام نہ تو مریض کو، نہ اس کے لواحقین کو اور، نہ ڈاکٹر کو یہ حق دیتا ہے کہ شدید تکلیف سے بچنے کے لیے active euthanasia کا استعمال کرے۔ اس طرح euthanasia بھی ناجائز ہے۔

کیونکہ جان کا تحفظ اسلام کے مقاصد میں سے ہے اور مذکورہ دو اول سے جان جاسکتی ہے۔

ڈاکٹر اور اقربا کا فرض ہے کہ وہ اپنی حد تک مریض کی دوا اور نگہداشت میں کوئی کمی نہ کریں۔ اگر کوئی وارث زیادہ اخراجات کی بناء پر یا مریض کو تکلیف کے خیال سے دوایا علاج روک دیتا ہے تو اسلام کی نگاہ میں یہ قتل ہے اور شریعت کی نگاہ میں وہ وراثت سے محروم ہو جاتا ہے۔ غالباً وراثت سے محروم کا حکم اس بنا پر دیا گیا تھا کہ لوگ اپنے کسی عزیز کی تکلیف کی طوالت کو بہانا بنا کر اس کی میراث پر قابض ہونے کا خواب نہ دیکھیں۔

مصنف نے بہت محنت سے فقہی مواد جمع کیا ہے اور اس موضوع پر ایک علمی کام کیا ہے۔ اس کتاب کو میڈیا یکل کالجوں کے اساتذہ اور طلبہ کے لازمی مطالعے کا حصہ ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو طبی اخلاقیات پر مزید کام کا موقع دے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

حضراتِ قرآنی، ڈاکٹر انیس الاسلام فاروقی (علیہ)۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلیشورز، دہلی،

بھارت۔ صفحات: ۹۶۔ قیمت: ۳۰ بھارتی روپے۔

اس مختصر گرجامِ تصنیف میں مصنف نے سات اقسام کے حشرات (مجھر، مکھی، جوں، گھن، شہد کی مکھی اور چیبوٹی) جن کا ذکر قرآن حکیم میں ہوا ہے، بیان کیے ہیں۔ گھن کے تحت پانچ انواع بیان ہوئی ہیں۔ اس فہرست میں مکڑی بھی شامل ہے حالانکہ وہ حشرات کی سائنسی تعریف میں نہیں آتی۔ اس کو شامل کرنے کی پر معقول وجہ بیان کی گئی ہے کہ قرآن حکیم میں اس (مکڑی) کے بیان کی